ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 مئی 1952

گربچن سنگھ

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی ودیگر

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مہر چند مہاجن، مکھرجی، داس اور چندر شیکھر اایئر جسٹس صاحبان]

سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ، 1902، دفعہ 27(1)- آئین ہند آرٹیکل 19(1)(d)، 19(5)- جلاوطنی سے متعلق توضیعات چاہے وہ نقل و حرکت کی آزادی کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کریں- جوازیت- ریاست بمبئی سے باہر رہائش کے لیے جگہ طے کرنے کا جلاوطنی حکم- قانونی حیثیت۔

سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ، 1902 کا دفعہ 27(1) آئین کے آرٹیکل 19 کی توضیعات کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے کیونکہ یہ عام لوگوں کے مفاد میں نافذ کیا گیا تھا اور ان معاملات کے زمرے کو مدنظر رکھتے ہوئے جن پر یہ ذیلی دفعہ لاگو ہوتی ہے اور اس خطرے کو جس سے بچنے کے لیے اس کے تحت ایک جلاوطنی حکم منظور کیا گیا ہے، وہ پابندیاں جو اس نے کسی شہری کے آزادانہ نقل و حرکت کے بنیادی حق پر عائد کی ہیں جس کی ضمانت آئین کے آرٹیکل 19(1)(d) کے ذریعے دی گئی ہے وہ معقول ہیں اور آرٹیکل 19(5) کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔

اس سوال کا تعین کہ آیا آئین کے آرٹیکل 19(1)(d) میں مذکور شہری کے بنیادی حقوق پر قانون سازی کے ذریعے لگائی گئی پابندیاں آرٹیکل کی شق (5) کے معنی میں معقول ہیں یا نہیں، اتنا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہی قانون کے طریقہ کار پر منحصر ہے جتنا کہ اس کے کافی حصے پر، اور عدالت کو ہر معاملے میں ان حالات اور طریقوں پر غور کرنا ہو گا جن کے تحت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ، 1902 کی دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے دو قسم کے جلاوطنی احکامات پر غور کیا گیا ہے۔ ایک، جہاں گریٹر بمبئی سے جلاوطنی کی ہدایت کی گئی ہے، اور دوسرا جہاں جلاوطن شخص کو خود کو ریاست بمبئی سے ہٹانا ہے۔ درجہ اول کے معاملات میں، جلاوطنی آرڈر کو اس جگہ کی وضاحت کرنی ہوتی ہے جہاں جلاوطن شخص کو خود کو ہٹانا ہے اور اسے اس راستے کی بھی نشاندہی کرنی ہوتی ہے جس کے ذریعے اسے اس جگہ تک پہنچنا ہے۔ دوسری طرف، جہاں جلاوطنی ریاست بمبئی سے ہے، جلاوطن شخص ریاست سے باہر جہاں چاہے رہ سکتا ہے اور رہائش کی کسی بھی جگہ کا ذکر نہیں کیا جا سکتا یا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27(1) کے تحت ایک جلاوطنی حکم نے بمبئی شہر میں رہنے والے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ خود کو گریٹر بمبئی سے ہٹائے اور امرتسر میں اپنے آبائی مقام پر جائے، اور اس کی نمائندگی پر کہ وہ امرتسر جانا پسند نہیں کرتا اور اسے کلیان میں رہنے کی اجازت دی جا سکتی ہے، جو گریٹر بمبئی سے باہر ہے، اسے ایسا کرنے کی اجازت دی گئی تھی: مانا گیا کہ جلاوطن شخص کی بعد کی درخواست کے پیش نظر جسے پولیس کمشنر نے قبول کر لیا تھا، جلاوطنی حکم کو گریٹر بمبئی سے کلیان جانے کے حکم کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور اس لیے یہ باہر جانے کا ایک درست حکم تھا۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 76، سال 1952۔

تاکیدی کی نوعیت میں رٹ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کے لیے ایچ جے امریگر۔

جواب دہندہ کے لیے جی این جوشی۔

7.1952 مئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت کا فیصلہ جسٹس مکھر جسٹس نے سنایا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک درخواست ہے، جسے گروبچن سنگھ نے پیش کیا ہے، جس میں جواب دہندگان کے ساتھ ساتھ ان کے ماتحتوں اور جانشینوں کو سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ (1902) کی دفعہ 27(1) کے تحت درخواست گزار کو دیے گئے جلاوطنی حکم کو نافذ کرنے سے روکنے کے لیے ایک رٹ کی درخواست کی گئی ہے۔

درخواست گزار ایک بھارتیہ شہری ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ "گوگری نواس"، ونسنٹ روڈ، دادرنامی جگہ پر رہ رہا ہے، اس کے والد کا بمبئی شہر میں برقی سامان کا کاروبار ہے۔ 23 جولائی 1951 کو درخواست گزار کو سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27(1) کے تحت بمبئی کے پولیس کمشنر کی طرف سے ایک حکم دیا گیا تھا جس میں اسے خود کو گریٹر بمبئی سے ہٹانے اور مشرقی پنجاب میں امرتسر میں اپنے آبائی مقام پر جانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ حکم نامے میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ درخواست گزار کو اس کی ہدایات پر عمل کرنے کی تاریخ سے دو دن کے اندر اندر عمل کرنا تھا، اور اسے ریل کے ذریعے امرتسر جانا تھا۔ 25 جولائی 1951 کو درخواست گزار نے پولیس کمشنر کو درخواست دی اور اس وقت میں توسیع کی درخواست کی جس کے اندر اسے گریٹر بمبئی سے خود کو ہٹانا تھا، اور اس درخواست پر پولیس کمشنر نے اسے 30 جولائی تک کا وقت دیا۔ 30 جولائی 1951 کو درخواست گزار نے خود پولیس کمشنر کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا کہ وہ امرتسر نہیں جانا چاہتے اور استدعا کی کہ انہیں کلیان میں رہنے کی اجازت دی جائے جو کہ گریٹر بمبئی سے باہر ہے لیکن ریاست بمبئی کے اندر ہے اور انہیں دادر اسے اس جگہ تک جانے کے لیے ریلوے کا ٹکٹ دیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس خط پر عمل کرتے ہوئے پولیس درخواست گزار کو 30 جولائی 1951 کی شام کو کلیان لے گئی اور اسے وہاں چھوڑ گئی۔ اس کے بعد، درخواست گزار نے بمبئی عدالت عالیہ میں پہلے لیٹرز پیٹنٹ کے تحت اور پھر آئین کے آرٹیکل 226 اور 228 کے تحت عدالت اپیلٹ فوجداری بنچ میں کارروائی شروع کی، جس میں اوپر بیان کردہ جلاوطنی حکم کی شکایت کی گئی اور عدالتی پروانہ کی رٹ کے لیے درخواست کی گئی کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ ان دونوں درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا اور درخواست گزار اب آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس الزام پر اس عدالت میں آیا ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جلاوطنی حکم کے تحت آئین کے آرٹیکل 19 (1) کی شقوں (d) اور (e) کے تحت اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

درخواست کی حمایت میں پیش ہوئے مسٹر امریگر نے پہلے تو ہمارے سامنے دلیل دی ہے کہ جلاوطنی کا حکم مکمل طور پر کالعدم ہے کیونکہ یہ سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27 (1) کی توضیعات کے مطابق نہیں ہے۔ ان کی دوسری دلیل ہے کہ سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27 (1) کی توضیعات آئین کے آرٹیکل 19 (1) کی شقوں (d) اور (e) میں بیان کردہ بنیادی حقوق سے متصادم ہیں جو آئین کے آرٹیکل 13 (1) کے تحت کالعدم ہیں۔ آخری دلیل جس پر زور دیا گیا، اگرچہ کچھ حد تک کمزور ہے، یہ ہے کہ اوپر مذکور دفعہ 27 (1) کی شق اپنے کردار میں امتیازی ہے اور آئین کے آرٹیکل 14 کے خلاف ہے۔

جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے، جواب دہندگان کی جانب سے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ جلاوطنی کا حکم، جیسا کہ پولیس کمشنر نے 23-7-1951 پر منظور کیا تھا، سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27 (1) کی شق کے ساتھ سختی سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ حکم نامے میں درخواست گزار کو خود کو گریٹر بمبئی سے باہر نکالنے کی ہدایت کی گئی لیکن ساتھ ہی امرتسر کا ذکر اس جگہ کے طور پر کیا گیا جہاں اسے جانا تھا۔ سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27 (1) مندرجہ ذیل فراہم کرتی ہے:-

"جب بھی یہ پولیس کمشنر کے سامنے پیش ہوگا،

(a) کہ گریٹر بمبئی میں کسی شخص کی نقل و حرکت یا حرکتیں اس شخص یا املاک کو خطرے، اِشتباہ یا نقصان پہنچانے کا سبب بن رہی ہیں، یا یہ کہ یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ایسا شخص طاقت یا تشدد سے متعلق کسی جرم میں ملوث ہے یا ملوث ہونے والا ہے، یا مجموعہ تعزیرات بھارت کے باب XII، XVI یا XVII کے تحت قابل سزا جرم، یا ایسے کسی جرم کے لیے اکسانے میں، اور جب کمشنر گواہوں کی رائے میں ایسے شخص کے خلاف عوامی سطح پر ثبوت دینے کے لیے آگے آنے کو تیار نہ ہوں۔ شخص یا جائیداد؛

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(b)۔................ پولیس کمشنر تحریری حکم کے ذریعے اس پر باضابطہ طور پر عمل درآمد کر سکتا ہے۔................ ایسے شخص کو ہدایت دیں۔................ خود کو ریاست سے باہر یا ریاست کے اندر ایسی جگہ پر اور ایسے راستے سے اور ایسے وقت کے اندر منتقل کرنا جو پولیس کمشنر مقرر کرے اور ریاست میں یا جیسا بھی معاملہ ہو گریٹر بمبئی میں داخل نہ ہو۔"

اس توضیعات سے یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ ذیلی دفعہ کے ذریعے دو قسم کے جلاوطنی احکامات پر غور کیا گیا ہے۔ ایک، جہاں گریٹر بمبئی سے جلاوطنی کی ہدایت کی گئی ہے اور دوسرا جہاں جلاوطنی خود کو ریاست بمبئی سے ہٹانا ہے۔ درجہ اول کے معاملات میں آرڈر کو اس جگہ کی وضاحت کرنی ہوتی ہے جہاں جلاوطن شخص کو خود کو ہٹانا ہے اور اسے اس راستے کی بھی نشاندہی کرنی ہوتی ہے جس کے ذریعے اسے اس جگہ تک پہنچنا ہے۔ دوسری طرف، جب جلاوطنی ریاست بمبئی سے ہو، تو جلاوطن شخص ریاست سے باہر جہاں چاہے رہ سکتا ہے اور رہائش کی کسی بھی جگہ کا ذکر نہیں کیا جا سکتا یا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارے سامنے کیس میں جلاوطنی حکم نامہ درخواست گزار کو صرف گریٹر بمبئی سے باہر نکلنے کی ہدایت کے ساتھ شروع ہوا۔ ایسے معاملے میں حکام کے لیے یہ واجب تھا کہ وہ اس جگہ کی وضاحت کریں جہاں جلاوطن کو رہنا تھا۔ دراصل حکم نامے میں ایک جگہ، یعنی امرتسر کی وضاحت کی گئی تھی، لیکن چونکہ یہ ریاست بمبئی کے اندر نہیں ہے، اس لیے اس جگہ کا نام رکھنا واضح طور پر پولیس کمشنر کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ درخواست گزار کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے، بغیر کسی طاقت کے، کہ ریاست کے اندر کسی ایسی جگہ کی وضاحت کرنے میں کمی جہاں درخواست گزار کو رہنا تھا، حکم کو خراب کرتا ہے۔ دوسری طرف مجموعی طور پر پڑھا گیا حکم اس بات کی نشاندہی کر سکتا ہے کہ پولیس کمشنر کا ارادہ درخواست گزار کو ریاست بمبئی سے باہر نکالنا تھا اور یہ اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے امرتسر جانے کی ہدایت کی گئی تھی جو کسی دوسری ریاست میں واقع ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پولیس کمشنر، بمبئی کے پاس ریاست سے باہر کسی بھی جگہ کو جلاوطن شخص کی رہائش گاہ کے طور پر طے کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا اور یہ ہدایت غیر موثر تھی۔ لیکن اس ہدایت کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

یقینی طور پر آرڈر کی تعمیر کے سوال پر اثر پڑتا ہے، کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکم کا اصل ارادہ جلاوطن شخص کو نہ صرف گریٹر بمبئی سے بلکہ خود ریاست بمبئی سے خود کو ہٹانے کی ہدایت کرنا تھا۔ اگر یہ ارادہ تھا، تو رہائش کی کوئی جگہ بالکل نہیں بتائی گئی ہے۔ تاہم، ہمیں معاملے کے اس پہلو پر مزید کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہماری رائے ہے کہ اصل حکم میں جو بھی بے ضابطگیاں ہو سکتی ہیں، درخواست گزار کے بعد کے طرز عمل جس میں کمشنر آف پولیس کی اجازت اور منظوری تھی، نے اس نقص کو، اگر کوئی ہو، دور کر دیا۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، 30 جولائی 1951 کو درخواست گزار نے خود پولیس کمشنر کو لکھے گئے خط کے ذریعے کلیان میں رہنے کی اجازت طلب کی جو ریاست بمبئی کے اندر ہے۔ اس کی درخواست قبول کر لی گئی اور پولیس دراصل اسے 30 تاریخ کی شام کو کلیان لے گئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں 23 جولائی 1951 کو دیے گئے حکم کو گریٹر بمبئی سے باہر نکلنے کا حکم سمجھا جا سکتا ہے اور اگرچہ اس جگہ کے بارے میں غلطی ہوئی تھی جہاں جلاوطن شخص نے خود کو ہٹانا تھا، درخواست گزار نے کلیان کو رہائش گاہ کے طور پر منتخب کیا اور اس انتخاب کو محکمہ پولیس نے قبول کر کے نافذ کر دیا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ان حالات میں مسٹر امریگر کی طرف سے اٹھائے گئے پہلے نکتے میں واقعی کوئی چیز موجود ہے۔

فاضل وکیل کی طرف سے زور دیا گیا دوسرا نقطہ یہ سوال اٹھاتا ہے کہ کیا سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27 (1) نے کسی شہری کے بنیادی حق پر پابندیاں عائد کی ہیں، جس کی ضمانت آئین کے آرٹیکل 19 (1) (d) کے تحت دی قابل ہے اور اس بنیادی حق سے متصادم ہونا آئین کے آرٹیکل 13 (1) کے تحت کالعدم اور غیر فعال ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بمبئی ایکٹ کی دفعہ 27 (1) کی توضیعات عام لوگوں کے مفاد میں اور انہیں خطرناک اور برے کرداروں سے بچانے کے لیے بنائی گئی تھیں جن کی کسی خاص علاقے میں موجودگی شہریوں کے امن و سلامتی کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ لہذا سوال یہ ہے کہ کیا یہ قانون کسی شہری کے آزادانہ نقل و حرکت کے حقوق پر جو پابندیاں عائد کرتا ہے، وہ آئین کے آرٹیکل 19 کی شق (5) کے دائرہ کار میں آتی ہیں یا دوسرے الفاظ میں یہ پابندیاں معقول ہیں؟ یہ بالکل درست ہے کہ اس سوال کا تعین کہ آیا آئین کے آرٹیکل 19 (1) (d) میں بیان کردہ شہری کے بنیادی حقوق پر قانون سازی کے ذریعے لگائی گئی پابندیاں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معقول ہیں یا نہیں، آرٹیکل کی شق (5) کے معنی کے اندر ہیں یا نہیں، اتنا ہی انحصار قانون کے طریقہ کار کے حصے پر ہو گا جتنا کہ اس کے بنیادی حصے پر؛ اور عدالت کو ہر معاملے میں ان حالات اور طریقوں پر غور کرنا ہو گا جن کے تحت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ بمبئی ایکٹ کی دفعہ 27(1) کے تحت کئے گئے جلاوطنی حکم کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال کی ہوتی ہے اور پولیس کمشنر ہمیشہ اس مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی جلاوطن شخص کو ممنوعہ علاقے میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتا ہے۔ان معاملات کے زمرے کو مد نظر رکھتے ہوئے جن پر یہ ذیلی دفعہ لاگو ہوتی ہے اور اس خطرے کو جس سے بچنے کا ارادہ اس کے تحت ایک جلاوطنی حکم منظور کیا گیا ہے، یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ شق غیر معقول ہے۔ پولیس کمشنر مناسب صورت میں کسی بھی لمحے جلاوطنی حکم کو منسوخ کر سکتا ہے، اگر اس کی رائے میں، جلاوطن شخص کی اس علاقے میں واپسی جس سے اسے ہٹایا گیا تھا، کمیونٹی کے لیے کسی بھی خطرے کے ساتھ اس میں شرکت کرنا بند ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ایسے معاملات میں اپنائے جانے والے طریقہ کار کا تعلق ہے، ایکٹ کی دفعہ 27(4) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کے خلاف جلاوطنی حکم منظور کرنے سے پہلے، پولیس کمشنر یا اس کی طرف سے مجاز کوئی افسر ایسے شخص کو تحریری طور پر اس کے خلاف مادی الزامات کی عمومی نوعیت سے آگاہ کرے گا اور اسے ان الزامات کی وضاحت کرنے کا معقول موقع فراہم کرے گا۔ اسے وکیل، یا وکیل کے بذریعے پیش ہونے کی اجازت ہے اور وہ تحریری بیان دائر کر سکتا ہے اور اپنے کردار کو صاف کرنے کے مقصد سے گواہوں سے پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔ عمر یگر اس طریقہ کار کی معقولیت کے حوالے سے صرف ایک نکتہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ مشتبہ شخص کو ان گواہوں سے جرح کرنے کی اجازت نہیں ہے جنہوں نے اس کے خلاف گواہی دی اور جن کے ثبوتوں پر کارروائی شروع کی گئی۔ ہماری رائے میں یہ خود قانون سازی کرنے میں مقننہ کے واضح ارادے کو مد نظر رکھتے ہوئے طریقہ کار کو غیر معقول نہیں بنائے گا۔ یہ قانون یقینی طور پر ایک غیر معمولی ہے اور صرف ان غیر معمولی مقدمات کو پورا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے جہاں کوئی بھی گواہ اپنے شخص یا املاک پر تشدد کے خوف سے کچھ برے کرداروں کے خلاف عوامی طور پر گواہی دینے کو تیار نہیں ہے جن کی بعض علاقوں میں موجودگی وہاں رہنے والے عوام کی حفاظت کے لیے خطرہ ہے۔ اگر مشتبہ شخص کو ان گواہوں کا سامنا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے یا ان سے جرح کرنے کا حق دیا جائے تو یہ مقصد مکمل طور پر شکست کھا جائے گا۔ ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کرنے کا اختیار ایک بہت اعلی اور ذمہ دار افسر کے پاس ہے اور اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایکٹ کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران احتیاط اور غیر جانبداری کے ساتھ کام کرے۔ اس لیے مسٹر امریگر کی یہ دلیل ناکام ہونی چاہیے۔

مسٹر امریگر کی طرف سے پیش کیا گیا آخری نکتہ ہمیں قابل قبول نہیں لگتا۔ یہ سچ ہے کہ عام قانون کے تحت طے شدہ طریقہ کار سے مختلف طریقہ کار ایک مخصوص طبقے کے لوگوں کے لئے فراہم کیا گیا ہے جن کے خلاف سٹی آف بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 27(1) کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے، لیکن اگر کوئی امتیازی سلوک ہے تو یہ ایک معقول درجہ بندی پر مبنی ہے جو مقننہ کی اہلیت کے اندر ہے۔ قانون سازیہ کے مقصد اور اس کی بنیادی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے، عام طریقہ کار سے علیحدگی کو یقینی طور پر مقننہ کے مقصد کو اثر انداز کرنے کے بہترین ذرائع کے طور پر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس لیے ہماری رائے میں درخواست میں کوئی بنیاد نہیں ہے اور اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

درخواست گزار کا ایجنٹ: پی کے چٹر جی۔
جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document